عبدالرشید ارشد (جوہر آباد)

دہشت گردی اور امریکی چشمہ

مسلم ممالک کے بڑے شہروں میں بم دھماکوں اور خودکش حملوں کا سلسلہ جاری ہے جو ''آہنی ہاتھوں سے نمٹنے'' کے حکومتی دعووں کے باوجود رکنے میں نہیں آتا۔ سرکاری اعلامیے اور ٹی وی سکرین پر لائے گئے حسین چہرے ایسے دہشت گردانہ حملوں کا الزام ''مذہبی انتہا پسندوں'' کے کھاتہ میں ڈال دیتے ہیں اور یہ اس بنیاد پر ہوتا ہے کہ ایسے اعلامیے تیار کرنے' کروانے والوں اور حسین چہروں کو ٹی وی پر تائیدی بیانات کے لئے لانے والوں کے لئے ساون کے اندھوں کی طرح' بنیاد پرست دہشت گرد پہنچاننے کے لئے مخصوص چشمے مُسلّمہ عالمی دہشت گرد امریکی قیادت نے فراہم کئے ہیں۔ ہر خطے میں دھماکہ مسلمان ''بنیاد پرست'' ہی کرواتے ہیں۔

صدر پرویز مشرف کے قافلے پر پل کے نیچے دھماکہ خیز مواد رکھ کر تباہی کا ''منصوبہ'' بھی ''داخلی مذہبی انتہا پسندی'' کا شاہکار قرار دیا جا رہا ہے۔ بقول شیخ رشید احمد (وفاقی وزیر اطلاعات) یہ بڑی ماہرانہ کارروائی ہے اور اسمیں پانچ بم اکٹھے نصب کئے گئے تھے جو ریموٹ کنٹرول سے چلائے گئے۔ ہم بھی شیخ صاحب کی رائے کی تائید کرتے ہیں کہ بارود کا کھیل ماہرانہ کام ہے کوئی اناڑی اور غیر تربیت یافتہ یہ کام نہیں کر سکتا خصوصاً کنکریٹ کا پل اُڑا کے کسی کی جان لینا۔ ایسے آپریشن اکثر اوقات بم نصب کرنے والوں کی جان بھی لے لیتے ہیں۔

پاکستان کے ہر شہر' ہر قصبے اور ہر دیہہ میں قائم دینی مدارس سرکاری مشینری کے علم میں ہیں۔ ہر تھانیدار کو حدود تھانہ میں موجود دینی مدارس کا علم ہے۔ خصوصاً اُس وقت سے' جب سے ''مذہبی انتہا پسندی'' نے سر اُٹھایا ہے۔ کونسا مدرسہ کس فقہی مسلک کا ہے۔ کس طرح کی تعلیم وہاں دی جاتی ہے۔ کس ڈھب کے' کن عمروں کے طلباء زیر تعلیم ہیں۔ اساتذہ کس ڈھب کے لوگ ہیں۔ عام مولوی ہیں یا فوج سے ریٹائرڈ لوگ ہیں؟

کوئی بھی باشعور پاکستانی اپنی حکومت سے یہ پوچھنے کا قانونی اور اخلاقی حق رکھتا ہے کہ آپ کی پولیس' سی آئی ڈی' ایف آئی اے' آئی بی اور آئی ایس آئی نے آج تک کتنے ایسے مدارس دریافت کئے ہیں جن میں باضابطہ دہشت گردی کی تربیت دی جاتی ہے؟ کتنے مدارس میں اسلحہ خانے ہیں' بارود سے ضرورت کے مطابق بم بنانے کا سامان ہے؟ کتنے مدارس کے مدرسین بارود سازی کے فن میں یدِ طولیٰ رکھتے ہیں؟ کتنے مدارس میں نشانہ بازی کے لئے فائرنگ رینج ہیں؟ کتنے مدارس کے نصاب میں بم سازی اور فوجی تربیت شامل ہے؟

وہ اپنی حکومت سے یہ بھی پوچھنا چاہیں گے کہ اب تک کتنے شواہد ملے ہیں کہ جامعہ اشرفیہ، جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن، جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک وغیرہ سے طلباء کی کلاسوں کو فلاں وادی، فلاں صحرا اور جھیل کے کنارے لے جا کر راتوں رات دہشت گردی میں ماہر بنا دیا گیا ہے۔ یقیناً حکومت کی کسی ایجنسی کے پاس ایسی معلومات نہیں ہیں اس لئے کہ عملاً یہ سب کچھ ہے ہی نہیں محض یک طرفہ الزامات ہیں ورنہ حکومت بتائے کہ کن کن مدارس کے اساتذہ، علماء یا طلباء اسلحہ سمگل کرکے' لاتے پکڑے گئے ہیں۔

مسلم ممالک میں دھماکوں سے فائدہ کس کو ہے اور نقصان کس کا ہے۔ یہ ہے حقیقی مسئلہ جسے سمجھنے کے لئے عقل کی معمولی مقدار درکار ہے اور بدقسمتی سے یہ مسلمان حکمرانوں کا مقدر نہیں ہے۔ عیّار عالم کفر' اسلام اور مسلمانوں کے خلاف متحد ہو کر فائنل راؤنڈ

میں ہے۔ کفر جانتا ہے کہ مسلم اتحاد پر غلبہ ناممکن ہے اس نے ایک طرف Muslims-they only agree to disagree ”نااتفاقی پر اتفاق“ کے ”زریں اصول“ کی چاٹ لگائی ہے تو دوسری طرف ہر ملک میں باہمی ٹکراؤ کا سامان پیدا کرنے کا انتظام کر رکھا ہے اور یہ انتظام ایجنسیوں سے دھماکے کروا کر، بندر کے دودھ پینے اور بالائی ریچھ کے منہ پر لگانے کی طرح، مذہبی دہشت گردی کے کھاتے میں ڈالنے کا ہے۔ جس میں وہ کامیاب ہیں اور مسلم حکمران ناکام۔ مگر اپنی ناکامی کا اعتراف کرنے میں انہیں تأمل ہے۔

دھماکہ استنبول کا ہو یا ریاض سعودیہ اور بالی انڈونیشیا کا، ہر جگہ نزلہ ”مذہبی انتہا پسندوں“ پر گرا اور یہی حال پاکستان کا ہے امریکہ و یورپ، اسلام پر ”ضرب شدید“ لگانے کی خاطر ہر حربے سے ہر ملک میں دینی عناصر کو کچل دینا چاہتے ہیں۔ یہ مشکل کام وہ ہر ملک کے ”اپنوں“ سے کروا رہے ہیں اور بڑی ”خوش اسلوبی“ سے حسب خواہش یہ ہو بھی رہا ہے۔ حالیہ اسلام آباد کا بم دھماکہ اسی منصوبے کی کڑی ہے جس کے پیچھے گہری سوچ ہے اور دوہرا فائدہ ہے۔

پہلا فائدہ تو عالمی دہشت گردی کے خلاف امریکی مہم میں ”خشوع اور خضوع“ سے حصہ ڈالنے کا ہے اور دوسرا متحدہ مجلس عمل کی ڈیڈلائن کے بعد متوقع ملک گیر ملک بچاؤ تحریک کی راہ روکنا اور سرکاری دہشت گردی کا جواز پیدا کرنا ہے۔ پل پر دھماکہ یقیناً مہارت کا ثبوت ہے کہ سارا پل بھی تباہ نہ ہو محض ایک حصہ کو نقصان پہنچے اور مقصد بھی حل ہو جائے۔ کیا یہ مہارت اور یہ سوچ کسی دینی مدرسے کی ہو سکتی ہے؟ یہ مہارت اور منصوبہ بندی ایسی ایجنسی کی ہے، جسے صدر کی آمد کے پروگرام کی تفصیلات کا بھی علم تھا اور جسے ڈائنامیٹ لگانے کا فن بھی آتا تھا۔ انگلی رکھ کر بتایئے کہ کس مدرسہ کے معلمین وطلباء کی صدر کے پروگرام تک رسائی ہے۔ اور کون ڈائنامیٹ لگانے کے فن میں ماہر ہے۔ یہ ان غیر ملکی پاکستان دشمن ایجنسیوں کی کارروائی ہو سکتی ہے، جن کے ایجنٹ سرکاری مشینری کا حصہ ہیں اور اندر کے فیصلے باہر آنے سے پہلے ان تک پہنچ جاتے ہیں۔ داخلی دہشت گروں کو الزام دے کر اپنے ضمیر کو عذاب میں مبتلا نہ کیجیے کہ وہ اگر جاگ گیا تو آپ کو عذاب میں مبتلا کر دے گا۔

عقلمند کہتے ہیں کہ: ”آپ کچھ لوگوں کو ہمیشہ کے لئے بے وقوف بنا سکتے ہیں، سب لوگوں کو کچھ وقت کے لئے بے وقوف بنا سکتے ہیں مگر یہ ممکن نہیں ہے کہ سب کو ہمیشہ کے لئے بیوقوف بنائے رکھیں“۔ لہٰذا اپنی اداؤں پہ غور کریں کہ ابھی وقت ہے۔ وقت نکل گیا تو یہی امریکہ آپ کو دوسرا صدام بھی بنا سکتا ہے۔

عمر فاروق ہارڈ ویئر اینڈ مل سٹور

عمارتی و صنعتی سامان، ہارڈ ویئر، پینٹس، ٹولز، بلڈنگ میٹریل

گورنمنٹ سے منظور شدہ کنڈے، باٹ و پیمانہ جات

صدر بازار، ڈیرہ غازی خان فون: 0641-462483